تنبیہ الجہلہ

علی مبتدعات من یعد من الکملہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً اہل اسلام پر واضح ہو کہ زمانہ سابق مین بہت سے اہل ہوا فرق بدعیہ سے فروعات مین حنفی مذہب ہونیکے مدعی تہے اور عقاید مین معتزلہ امام کے پیرو جیسا صاحب قنیہ و حاوی غنیہ و زمخشری صاحب تفسیر کشاف وغیرہ مگر چونکہ اہل سنت و جماعت انکا معتزلی ہونا اپنی کتابون مین ظاہر کر دیا ہے اور انکے اقوال مخالفہ کو قبول نہین فرماتے مگر اسیطرح یہہ زمانہ جو فی الحال چل رہا ہے اسمین بھی بہت لوگ حنفی ہونیکے مدعی ہین لیکن انکے عقاید و فروعات بہت سے مخالف ہمارے امام اعظم رح و دیگر اہل سنت و جماعت کے ہین یہہ لوگ اپنے رسالون اور کتابون مین امام صاحب رح کی بہت سی تعریف اور مناقب لکھتے ہین تا عوام یہہ سمجھین کہ اگر یہہ لوگ حنفی مذہب نہوتے تو امام صاحب کے مناقب کیون لکھتے حالانکہ یہہ سراسر انکا دہوکہا و فریب ہے اسلئے ہم تہوڑا سا حال ایسے لوگون کا جنکی اتباع فی الحال موجود ہین لکھتے ہین اور انکے بعض بعض عقائد فاسدہ اور فروعات کاسدہ کا اظہار کرتے ہین پس منجملہ ایسے لوگون کے ایک مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی ہین یہہ بزرگ بہت سی عقائد اور مسائل مین مخالف اہل سنت والجماعت ہین اول عقیدہ یہہ کہ انہون نے اللہ جل شانہ کی لیے جہت ثابت کی ہے اور باتباع ابن تیمیہ بھی نعوذ باللہ تعالی من ذلک تمام صحابہ کرام و ائمہ مجتہدین عظام پر افترا کیا ہے اور کہا کہ یہہ سب لوگ جہت فوق کے قائل تہے جیسا کہ انکے ابراز الغی صفحہ ۳۰ سے ظاہر ہے انی ما وافقت ابن تیمیۃ فی الاستواء الا لانہ قد وافق فیہ جماعات الصحابۃ والتابعین والائمۃ المجتہدین انتہی حالانکہ انکے پیشوا ابن تیمیہ کے زمانے سے لیکر اہل سنت و جماعت آجتک ایسے لوگون کو بدعتی اور فرقہ ماریہ سے جانکر انکے اس عقیدہ فاسدہ کا رد اپنی کتب مین کرتے چلے آئے ہین عصام حاشیہ شرح عقائد

نفی میں ہے قولہ لا یتمکن فی مکان انما ذکر قولہ فی مکان تصریحاً بالعموم النفی رداً علی
المجسمۃ القائلین بالمکان العلوی النافین عنہ کل مکان انتہی اور حاشیہ شرح
عقائد جلالی میں جناب مولانا مولوی عبد الحلیم رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد مولوی عبد الحی صاحب فرماتے ہیں
کان تقی الدین ابن تیمیہ حنبلیاً لکنہ تجاوز عن الحد وحاول اثبات ما ینافی
عظمۃ الحق تعالیٰ وجلالہ فاثبت لہ الجہۃ والجسم ولہ ہفوات اخر اور بعد بیان کرنے
اسکے دوسری خرافات کے فرماتے ہیں والکلام مشحون بابطال کونہ تعالیٰ جسماً او
ذا جہۃ تعالیٰ عن ہذہ الخرافات انتہی افسوس ہے والد ماجد اس عقیدہ ابن تیمیہ یعنی اثبات جہت کو
خرافات سے تعبیر فرماتے ہیں اور کتب عقائد کا اس عقیدہ کی ابطال سے پر ہونا بیان کریں اور ولد عزیز و مرید و شاگرد
رشید اس عقیدہ فاسدہ کا صحابہ کرام اور ائمہ عظام پر افترا کریں۔ **دوسرا عقیدہ** انکا یہ کہ حضور
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور چھ خاتم نبوت ہوئے اور وہ ختم نبوت میں آپکے ساتھ شریک ہوئے
ہیں انکے مجموعۃ الفتاوی کے صفحہ ۱۲ میں ہے اب سمجھنا چاہیے کہ لفظ نبی ﷺ کبیکم ہے اگرچہ ایک ایک خاتم ہر طبقہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر طبقات باقیہ میں ثابت ہو لیکن اوسکا مثل ہونا ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نہیں ہو سکتا الخ اور صفحہ ۱۲۸ میں ہے اوری اسقدر میں دونوں شریک ہیں کہ ہمارے نبی
خاتم الانبیاء اس طبقے کے ہیں اور طبقات باقیہ کے خاتم اپنے اپنے طبقات کے تھے الخ یہ عقیدہ بھی مولوی
صاحب کا باطل اور تمام کتب عقائد سنت وجماعت کے مخالف ہے علامہ فاسی کے مطالع المسرات میں
ہے واما اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ای الذی ختمہم او جاء اخرہم او ختموا
بہ فہو کالخاتم والطابع فلا نبی بعدہ ولا معہ لقولہ تعالیٰ خاتم النبیین ولقولہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی اخرجہ الشیخان وغیر ذلک من الاحادیث انتہی اور تفسیر
عزیزی میں ہے شرح صدر مصطفوی را خود امکان نیست کہ بشری بکنہ اش کما ینبغی تصور تواند کرد زیرا کہ مرتبہ
کمال او کہ خاتمیت است ہیچکس را حاصل نیست انتہی حاصل ان عبارتوں کا یہ ہے کہ آپ ہی خاتم الانبیاء ہیں
اور آپکے ساتھ اس صفت میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ شریک ہوئے ہوں متبعین مولوی صاحب پر
لازم ہے کہ اس عقیدہ کو کتب عقائد سنت وجماعت سے ثابت کریں اور اسمیں اپنے طرف سے کوئی ڈھکوسلا نہ چلاویں

جیسا کہ مولوی صاحب نے اپنی طرف سے خاتم اضافی کا ڈہکوسلا چلایا ہی کیونکہ یہہ کسی کتاب کتب عقاید مین
نہین ہی اور اس شاذ اثر سے یہہ عقیدہ ہرگز ثابت نہین ہوتا اسوجہ سے کہ کبھی ایک شخص نے بھی سنت و جماعت سے
اس اثر سے یہہ عقیدہ نہین نکالا اگر متبعین مولوی صاحب موصوف سچے ہین تو اسکو ثابت کرین بغیر اپنے یا
مولوی صاحب کے اجتہاد کے ورنہ اس عقیدہ باطلہ سے توبہ کرین **تیسرا عقیدہ** فاسدہ مخالف تمام اہل
اسلام کے مولوی صاحب کا یہہ ہی کہ تمام مخلوق الٰہی مین انکے صنف سے انکی طرف انبیا مبعوث ہوئے ہین
اور دلیل اسکی مولوی صاحب نے لکل قوم هاد بیان کی ہی اور اسی مجموعۃ الفتاویٰ کے صفحہ ۱۲۶ مین ہی اور
قران پاک مین جو ولکل قوم هاد ہی تو ہر قوم کیواسطے ہادی مبعوث ہوا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر قوم کیواسطے
ایک نبی مقرر ہوا ہی اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۸ مین ہی اور عبارت بدایع الدہور وغیرہ سے جو سابق منقول
ہوئی معلوم ہوا ہی کہ مخلوقات طبقات باقیہ اس مخلوقات کی صنف سے نہین ہی اور یہہ امر نصوص قطعیہ
سے ثابت ہی کہ نبی ہر قوم کا اسی قوم کی صنف سے ہوتا ہی تا امت اوسکے ساتھ ارتباط پیدا کرے اور اسکی
متابعت کرے الخ یہ عقیدہ مولوی صاحب کا ہی تراشہ ہوا ہے اہل اسلام مین سے تو اس عقیدہ مین
مولوی صاحب کے ساتھ کوئی شریک نہین ہی ہان فرقہ حائطیہ وغیرہ فلاسفہ جو خارج ہین ملت اسلام
سے وہ البتہ مولوی صاحب کے موافق ہین سنت و جماعت تو ایسے عقیدہ فاسدہ والون کو کافر جانتے ہین
اور انکو اسلام سے خارج سمجھتے ہین قاضی عیاض کے شفا مین ہی وکذلک نکفر من ذہب
مذہب بعض القدماء من ان فی کل جنس من الحیوانات نذیرا و نبیا من القردۃ
والخنازیر والدواب والدود وغیر ذلک ویحتج بقولہ تعالیٰ وان من امۃ الا خلا
فیہا نذیر وذلک یودی الی ان یوصف انبیاء ہذہ الاجناس بصفاتہم المذمومۃ
وفیہ من الازراء علی ہذا المنصب المنیف ما فیہ مع اجماع المسلمین علی خلافہ
وتکذیب قائلہ انتہی ایسا ہی اور کتب مین بھی ہے جسکو شوق ہو شروح شفا وغیرہ کتب دیکھے
شفا کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ اس فرقہ کی تکفیر اسواسطے کی گئی ہے کہ اس سے منصب نبوت
کی اہانت و تحقیر ہوتی ہے اور یہہ کفر ہے مگر اس عقیدہ مین ایک اور وجہ بھی کفر کی پائی جاتی ہے
وہ یہہ ہے کہ حسب تقریر الٰہی ہر مخلوق کا انکی صنف سے ہونا چاہئے تا نبی کے ساتھ اسکی امت ارتباط پیدا

کرے پس اس صورت میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی انسانوں کے ساتھ خاص ہو جائیگی اور آپ جنون کے نبی نہونگے کیونکہ آپ انکی صنف سے نہیں ہیں حالانکہ یہہ عقیدہ صریح کفر ہے اور نصوص قطعیہ کے مخالف اور ضروریات دین کی معارض ہے اسوجہ سے کہ ادنی آدمی اہل اسلام کا بھی جانتا ہے کہ آپ رسول الثقلین ہیں اور آپکی نبوت جن اور انس دونوں کو شامل ہے پس یہہ عقیدہ بھی مولوی صاحب کا باطل ہے اور یہہ کہنا کہ یہہ امر نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ نبی ہر قوم کا اسی کے صنف سے ہوتا ہے سراسر باطل اور نصوص پر افترا ہے کسی ایک نص سے بھی یہہ بات ثابت نہیں ہے اگر نصوص سے یہہ عقیدہ باطلہ ثابت ہوتا تو یہ اس عقیدہ والوں کی تکفیر نکرتے اور لکل قوم ہاد سے نبی کیسا جان لیا حالانکہ خود جناب کے ترجمہ کے بموجب سے رہنما ثابت ہوتا ہے اور رہنما کیواسطے ضرور نہیں ہے کہ وہ نبی ہو بلکہ اگر غیر نبی ہو وہ ہادی ہوسکے تو بھی رہنما ہوجائیگا جیسا کہ صحابہ کرام کی شان میں وارد ہے کہ بایہم اقتدیتم اہتدیتم پس جب اس حدیث کی صحابہ کرام بھی ہادی اور رہنما ہوئے حالانکہ صحابہ کرام نبی نہ تھے پس اس نص سے بھی جناب مولوی صاحب اور انکے اتباع کا مدعا ثابت نہوا الغرض یہہ عقیدہ مذکورہ کسی نص سے ثابت نہیں بلکہ یہہ صریح کفر ہے **چوتھا عقیدہ** مولوی صاحب کا یہہ ہے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ کے زمانہ میں یا بعد آپکے کسی نئے نبی کا ہونا ممتنع نہیں بلکہ صاحب شریعت جدیدہ کا اگر نبی ہو تو البتہ ممتنع ہے انکی دافع الوساوس کے صفحہ ۱۲ میں ہی یہہ عبارت اگر مثبت اس امر کی ہو کہ ہر طبقہ میں ایک نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صاحب شریعت جدیدہ اور نبی مستقل تھا تو البتہ مخالف ہوگی حالانکہ یہہ امر اس سے مستفاد نہیں پس جائز ہے کہ اواخر سلاسل تحتانیہ آنحضرت کے زمانہ کے قبل ہوگئے ہوں یا آنحضرت کے زمانہ میں ہوں مگر متبع شریعت محمدیہ ہوئے ہوں کیونکہ بعد آنحضرت کے یا زمانہ میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں ہے بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے انتہی حالانکہ یہہ عقیدہ بھی باطل اور تمام سنت وجماعت کے مخالف ہے کیونکہ بقول مولوی صاحب اگر اس زمانہ میں کوئی دعوی کرے اور کہے کہ میں نبی ہوں مگر حضور سرور عالم صلے اللہ کے تابع ہوں جیسے کہ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل تھے اور کہے کہ میرے اوپر وحی آتی ہے مگر مجھکو اس وحی سے حضور اقدس کی متابعت کا حکم ہوتا ہے جیسا کہ جناب مولوی صاحب انبیاء کو تحتانی زمین میں آنحضرت کے زمانہ میں مانکر انکی طرف وحی نازل ہونیکی قائل ہوئے ہیں چنانچہ دافع الوساوس کے صفحہ ۸ میں ہے

اس سے معلوم ہوا کہ وحی بواسطت جبرئیل طبقات تحتانیہ میں بھی جاتی تھی اور یہی معنے ہیں وجود انبیاء
کے طبقات تحتانیہ میں انتہی پس ایسے شخص مدعی نبوت کی تکفیر کرنا چاہیے حالانکہ یہہ باطل اور مخالف نص
خاتم النبیین کی ہے بلکہ ایسے شخص کو کافر ہی جاننا چاہیے خواہ وہ نبوت شریعت جدیدہ کا دعوے کرے
یا غیر جدیدہ کا دونوں صورتوں میں وہ شخص کافر ہے پس یہ عقیدہ بھی مولوی صاحب کا باطل بلکہ کفر ہے

علامہ تورپشتی معتمد میں فرماتے ہیں کہ وے باز پسین پیغمبر است در زمان او تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی
نباشد و ہر کہ درین بشک است در آن نیز بشک است و آنکس کہ گوید بعد از وے نبی دیگر باشد یا ہست یا خواہد بود
و آنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر است این است شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم
[illegible] انتہی اور آیہ خاتم النبیین میں اپنے طرف سے خاتم الرسل کہنا تحریف کرنا ہی اس شاذ قول سے
جسکو جماہیر علما نے رد کر دیا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت کو خاتم النبیین فرمایا ہے نہ خاتم الرسل اور
نبی جماہیر اہل سنت وجماعت کے مذہب میں عام تر رسول سے ہے کہ جو نبی صاحب کتاب یا صاحب شریعت
جدیدہ ہو وہ رسول ہے اور جو ایسا نہو وہ فقط نبی ہے علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی حاشیہ خیالی میں فرماتے ہیں
قال بعضهم ان النبی اعم لان الرسول اما صاحب کتاب او شریعة متجددة وهذا
مذهب اهل السنة انتہی پس مولوی صاحب کے نزدیک حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین
نہیں ہیں بلکہ خاتم الرسل ہیں اسلئے یہہ عقیدہ فاسدہ تراش کر لیا یعنے حضور اقدس کے زمانہ میں
یا بعد آپکے نبی جدید کے جواز کے قائل ہوئے ہیں جو سنت وجماعت کے مذہب میں کفر ہے زیادہ تفصیل اس
عقیدہ کی رد کے رسالہ قول فصیح میں ہے جسکو شوق ہو اسکو دیکھے **پانچواں عقیدہ** مولوی صاحب
کا یہہ ہے کہ جنوں میں بھی انکی صنف سے انبیاء ہوئے ہیں دافع الوساوس کے صفحہ ۲۲ میں ہے اور قول
ضحاک کا یہہ ہے کہ جنوں میں بھی انبیاء ہوئے ہیں اور یہی مذہب ابن حزم وغیرہ کا ہے اور ظاہر قرآن وحدیث
بھی اسی مذہب کے موافق ہے اور جو تاویل جمہور کرتے ہیں بلا ضرورت واقع ہوتی ہے انتہی یہہ عقیدہ بھی
باطل اور جماہیر اہل سنت وجماعت کے مخالف ہے شرح مقاصد میں ہے النبی انسان بعثه الله لتبليغ
الاحکام انتہی شرح عقائد جلالی میں ہے هو انسان بعثه الله تعالى الى الخلق لتبليغ ما اوحى
اليه انتہی حاصل ان عبارتوں کا یہہ ہے کہ نبی انسان ہی میں ہوتا ہے کسی غیر جنس میں نہیں ہوتا جن

عزایکے مین تا انکہ مولانا مولوی عبد الحلیم رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد مولوی عبد الحی صاحب نے حاشیہ شرح عقائد جلالی
مین لکھا ہے وثانیا ان التخصیص بالانسان اما لان الکلام فی نبوۃ الانسان او لانہ لم
یثبت نبوۃ للملک واما الجان فیتفق علی نفی النبوۃ عنہم کذا فی الحاشیۃ الکمالیۃ
انتہی یعنی سنت وجماعت اسبات پر متفق ہین کہ جن مین نبی نہین ہوا افسوس والد ماجد تو اتفاق سنت و
جماعت کا جنون سے نبوت کی نفی پر نقل فرماوین اور ولد مجد اس قول کو ظاہر قرآن اور حدیث کے مخالف
فرماوین الحاصل یہہ عقیدہ بھی جماہیر اہل سنت وجماعت کی مخالف ہے اور کسی آیت یا حدیث کے موافق نہین ہے
تفصیل اسکی تفسیر کبیر مین امام رازی نے اچھی طرح کی ہے جسکو شوق ہو اسکو دیکھے یہہ پانچ عقیدے مولوی صاحب کے جو
انکی کتابون مین موجود ہین اور کسی کتب مین کتب عقاید سے انکا نشان نہین اب ایکدو مسئلہ فروعی انکی جو اربعہ
مذاہب کے مخالف ہین اور کسی ایک مذہب کے ان مذاہب سے موافق نہین بیان کئے جاتے ہین اور ان مسائل
مخالفہ مین سے **اول مسئلہ** یہہ ہے کہ جمعہ کیلئے انکے نزدیک کوئی شرط نہین ہے جیسی اور پنجوقتہ
نمازین فرض ہین ایسا ہی جمعہ بغیر شروط کے فرض ہے جس جگہہ جو چاہے پڑھے فقط دو خطبے اسمین
زیادہ شرط ہین وبس انکے مجموعۃ الفتاوی کے صفحہ ۸۶ مین جو ہے نماز جمعہ مثل نماز پنجگانہ کے فرض ہے
جو شروط انمین ہین وہ اسمین بھی فقط دو خطبونکی زیادتی ہے شہر ہو یا دیہات ہر جگہہ بلا شرط قسم
وبدون نائب ہو گے بغیر کراہت صحیح ہے انتہی یہہ مسئلہ مولوی صاحب کا چارون مذہب کے مخالف ہے اسوجہ سے
کہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک سلطان شرط ہے جیسا کہ میزان شعرانی کے صفحہ ۲۲۴
سے ظاہر ہے اور ایسا ہی امام احمد بن حنبل کے نزدیک بھی سلطان شرط ہے چنانچہ کتب حنابلہ مین ہے اور
امام شافعی رح کے نزدیک چالیس آدمی مع امام اور ایک روایت مین ہے چالیس آدمی سوا امام کے شرط ہین جیسا
کہ کتب شافعیہ مین یہہ موجود ہے پس یہہ کہنا کہ جمعہ شروط مین پنجگانہ نماز کے مثل ہے فقط دو خطبونکی زیادتی
ہے غلط اور مخالف ائمہ اربعہ کے ہے اگر کوئی کہے کہ یہہ مسئلہ تو عبد العزیز اور نذیر حسین غیر مقلد کا ہے مولوی صاحب
کا نہین ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اخیر مین اس فتوے کے صح الجواب مولوی صاحب کا بھی لکھا ہوا موجود ہے تو یہہ
مسئلہ غیر مقلدونکا فقط کیا ہوا بلکہ مولوی صاحب بھی انکے شریک ہین جو انھون نے لکھا اوسکو مولوی
صاحب نے صحیح کیا **دوسرا مسئلہ** مولوی صاحب کا یہہ ہے کہ صلوۃ جہریہ مین امام کے پیچھے

مقتدی کو قرأت پڑھنا سکتات امام میں جس سے استماع میں خلل نہو مستحسن ہی انکے حاشیہ شرح وقایہ کے
صفحہ ۱۹۰ میں ہی وعلی ہذا فلا ینکر استحسانها فی الجہریۃ ایضاً اثناء سکتات الامام
بشرط ان لا یخل بالاستماع انتہی یہہ مسئلہ بھی انکا اربعہ مذاہب کے مخالف ہی اسلئے کہ امام ابوحنیفہ رح
کے مذہب میں مطلقاً امام کے پیچھے قراءۃ مکروہ تحریمی ہی اور امام شافعی کے نزدیک مطلقاً واجب ہے اور
امام مالک رح اور امام احمد رح کے نزدیک جہریہ میں منع اور سریہ میں فرض ہی جیسا کہ کتب فقہ میں ہی لیکن
سکتات میں جہریہ قراءۃ کیوقت کسی کا مذہب نہیں ہی ائمہ اربعہ سے پس یہہ مسئلہ بھی مولوی صاحب کا بسبب
مخالفت اربعہ مذاہب کے باطل ہی اب ایک دو مسئلہ مولوی صاحب کے موافق و مطابق وہابیہ اور مخالف سنت و
جماعت کے بیان کیے جاتے ہیں اول مسئلہ یہہ کہ اگر کوئی بزرگ صاحب طریقہ اپنی مریدونکو
قضاء حاجات کیلئے بطور توسل یا شیخ سید عبد القادر شیئاً للہ کا وظیفہ بتاوے تو اسکو یہہ حضرت منع
بتاتے ہیں انکے مجموعۃ الفتاوے کے صفحہ ۳۵۳ میں ہی شخصے مریدان خود تعلیم میکند کہ یا شیخ عبد القادر
شیئاً للہ بطور دعا ورد بخوانند برائے قضای حاجات مفید ست و بعض کسان باین طریق تعلیم میکنند
کہ یا شیخ برائے حصول امداد بدرگاہ خدا دعا کنید پس برائے تعلیم کنندہ چہ حکم ست اسکے جواب میں آپ فرماتے ہیں از
خواندن وظیفہ احتراز لازم و واجب اولاً از ینجہت کہ این وظیفہ متضمن شیئاً للہ ست و بعض فقہا از ینجہ لفظ
حکم کفر کردہ اند چنانکہ در در مختار می نویسد کذا قول شیئاً للہ قیل یکفر انتہی و در رد المحتار می آرد
لعل وجہہ انہ طلب شیئاً للہ واللہ تعالی غنی عن کل شئ والکل مفتقر و
محتاج الیہ وینبغی ان یترجح عدم التکفیر فانہ یمکن ان یقول اردت انا اطلب
شیئاً اکراماً للہ تعالی شرح الوہبانیہ قلت و ینبغی او یجب التباعد عن ہذہ
العبارات وقد مر ان ما فیہ خلاف یومر بالتوبۃ والاستغفار و تجدید النکاح
انتہی ثانیاً ازین جہت کہ این وظیفہ متضمن ست ندا اموات را از امکنہ بعیدہ و شرعاً ثابت نیست کہ اولیا
را قدرتی حاصل ست کہ از امکنہ بعیدہ ندا را بشنوند الخ یہہ مسئلہ بھی مولوی صاحب کا سراسر لغو و باطل ہے
قطع نظر اسکے کہ مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری نے اس مسئلہ کا رد وسیلہ جلیلہ میں اچھی
طرح کیا ہی اور اس وظیفہ کے پڑھنے کا جواز ثبوت تک پہنچایا ہی لیکن ہم درے مختصر چند باتیں ضروری بیان

کیجاتی ہین آیندہ انشاءاللہ تعالیٰ اگر وقت تمام فتوے کا رد تفصیلوار لکھا جائیگا ملاحظہ فرمائیے اولاً
صاحب درمختار کے استاذ علامہ خیرالدین رملی رحمہ نے اپنے فتاوے خیریہ مین ان لوگون کے قول کو جسکو
درمختار مین قبیل بکفر کرکے لکھا ہے بہت زور سے رد کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اس وظیفہ مین کفر تو درکنار اسکے
عدم جواز کی بھی وجہ نہین پائی جاتی چنانچہ فرماتے ہین واما قولھم یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ فھو
نداء واذا اضیف شیء للہ فھو طلب الشیء اکراماً للہ فما الموجب للحرمۃ ولا یجوز
الاعتراز بما فی قید الشرائد ونظم الفوائد ومن قال شیئاً للہ بعض یکفر اذا
لا وجہ لذلک وکیف ذلک مع قولھم لا یخرج المومن من الایمان الا بجحود ما ادخلہ
فیہ وقولھم الکفر شیء عظیم فلا یکفر المسلم اذا اختلف فیہ ولو بروایۃ ضعیفۃ و
معاذ اللہ ان یوجب الکفر بذلک وقد قال شارحہ وینبغی ان یرجح فیہا عدم
عدم التکفیر ووجہ التکفیر طلب شیئاً للہ وھو جل وعلا غنی عن کل شیء فالکل محتاج الیہ وھذا
لا یختلج فی خاطر احد فان ذکرہ تعالیٰ للتعظیم کما فی قولہ تعالیٰ فان للہ خمسہ و
مثلہ کثیرہ انتھی پس وہ قول پر فتوے دینا مولوی صاحب ہی کا کام ہے ثانیاً رد المحتار کی عبارت
مین مولوی صاحب نے خیانت بھی کی ہے کہ اتنی اپنے مطلب کی بات تو اس سے نقل کر لی مگر جس سے تمام
مطلب مولوی صاحب کا بگڑ جاتا تھا وہ آگے کی عبارت چھوڑ دی وہ یہ ہے لاکن ھذا ان کان لا یدری ما یقول
اما ان قصد المعنی الصحیح فالظاہر انہ لا باس بہ انتھی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ علامہ شامی کے
نزدیک اس وظیفہ کا معنی صحیح اگر کوئی قصد کرکے پڑھے تو جائز ہے منع نہین اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص صاحب طریقہ اور
صاحب ارشاد ہے وہ مریدون کو صحیح معنی ہی بتاتا ہے غلط معنی کا احتمال تو عوام مسلمین پر بھی نہین کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی
فتاوے خیریہ سے نقل کیا گیا تو ایسے شخص پر کیسا گمان کیا جائے کہ وہ غلط معنی مریدون کو بتاتا ہے پس اس سے اظہر
من الشمس ہے کہ یہ وظیفہ صاحب رد المحتار کی نزدیک بھی جائز ہے ثالثاً انبیاء واولیاء علیہم السلام کو ندا اور ان سے
استمداد بطور توسل ایک عمدہ امر شرعاً ثابت ہے حصن حصین مین ہے من کانت لہ ضرورۃ فلیتوضوء فیحسن
وضوءہ ویصلی رکعتین ثم یدعو اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا
محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی انتھی اس دعا کی تعلیم کو ترمذی نے

ونسائی وغیرہ محدثین نے مرفوعاً بسند صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور بھی حصن حصین میں ہے
وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی انتہی اس حدیث کو
طبرانی ہر دو بیہقی نے مرفوعاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے باسناد صحیح روایت کیا ہے اور علامہ شامی صاحب رد المحتار فرماتے ہیں
ان الانسان اذا ضاع له شیء واراد ان یردہ اللہ تعالی علیہ فلیقف علی مکان عال مستقبل
القبلة یقرأ الفاتحة ویهدی ثوابها للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یهدی ثوابها لسیدی احمد
بن علوان ویقول یا سیدی احمد یا ابن علوان ان لم ترد ضالتی والا نزعتک عن دیوان الاولیا
فان اللہ تعالی یرد ضالته ببرکته اجهوری مع زیادة کذا فی حاشیة شرح المنهج
للداودی انتہی شامی جلد ثالث ان احادیث اور اقوال فقہا سے معلوم ہوا کہ ندائے انبیاء عظام و اولیاء کرام کو
واسطے استمداد کے امکنہ بعیدہ سے جائز و ثابت ہے پس وظیفہ مذکورہ بھی جائز و درست ہے اب مولوی صاحب کے متبعین کی
تسکین کیلئے انکے بڑے شاگرد کا قول اس وظیفہ کے جواز بلکہ وجوب پر نقل کیا جاتا ہے مولوی عین القضاۃ صاحب جو مولوی
صاحب کے ارشد تلامذہ سے ہیں اپنے فتوے میں فرماتے ہیں کلام مذکور سے مراد استمداد مقصود ہے یا نہیں اگر مقصود ہے تو یہ
قصد کیا مبنی ہے ذریعہ جاننے پر حضرت شیخ کے باب انجاح مرام میں اور احتمال حضور حضرت شیخ کے کہ جو متعلق مشیت الہی ہے
خواہ وہ حضور بارتفاع حجابات ہو یا باحضار نفس نفیس یا لطیفہ مثالیہ حضرت شیخ ہو یا مبنی ہے خلاف ان دونوں امر
کے بر تقدیر اول اگر کوئی کلام مذکور کو باجازت مرشد کامل و حاذق کے جو طبیب روح ہے پڑھتا ہو تو پڑھنا اوسکا گویا
واجب ضروری ہے اور اگر بلا اجازت ایسے مرشد کے پڑھتا ہو تو جائز ہے مگر ترک اولی انتہی بقدر الحاجة دیکھو جس صورت
کی ترک کو مولوی صاحب نے ضروری اور واجب فرمایا ہے اسکی پڑھنے کو مولوی عین القضاۃ صاحب نے ضروری اور واجب
کہا ہے منصفین غور فرماویں کہ کسقدر تخالف اور تعارض ہے استاد اور شاگرد کے کلام میں دوسرا مسئلہ مولوی
صاحب کا مطابق وہابیہ اور مخالف سنت و جماعت کے یہہ ہے کہ قیام جو وقت بیان ذکر ولادت باسعادت حضور سرور
عالم صلے اللہ علیہ وسلم مولود شریف کی مجلس میں محبین حضور کرتے ہیں اوسکو مولوی صاحب بدعت سیئہ اور مکروہ
جانتے ہیں مجموعۃ الفتاوے کے صفحہ ۲۳۲ میں ہے قیام جو بوقت بیان ولادت نبویہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا جاتا ہے اسکی
کوئی اصل معتد بہ شرعاً نہیں ہے اور یہہ گمان کہ یہہ قیام تعظیم نبوی ہے فاسد ہے انتہی اور صفحہ ۲۳۴ میں فرماتے
ہیں الحاصل یہہ قیام اور تعظیم نبوی کہ جو عوام مسلمانوں پر فرض ہے نہیں ہے اور اسکی کوئی اصل معتد بہ شرعاً نہ

جاتی ہے بلکہ یہ بدعت ہے انتہی تو یہ مسئلہ بھی مولوی صاحب کا باطل اور سنت وجماعت کے مخالف ہے مولوی وکیل احمد صاحب
سکندرپوری صیانۃ الایمان کے صفحہ ۲۳ میں فرماتے ہیں تقریر سابق سے واضح ہے کہ قیام امورات ناجائزہ سے نہیں
بلکہ جامع البدعۃ محمد شامی اسکے جواز کے قائل ہیں اور یہ تہمت ناحق نہیں اسلئے کہ وہابی عموماً مجلس مولود و قیام کو
بدعت مذمومہ لکھتے ہیں اور اگر تہمت ہے تو کیا وہابی مولود میں قیام کیا کرتے ہیں انتہی اور تحفہ رضیہ کے صفحہ ۲۱ میں
فرماتے ہیں قیام مجلس میلاد میں بوقت ذکر ولادت باسعادت مما استحسنہ العلماء ہے کثیر علماء اسکے جواز کے
قائل ہیں انتہی اور ارشاد المسترشد کے صفحہ ۲۲ میں فرماتے ہیں قد استحسنہ المحدثون هم مصابیح العلماء
الفخام الذين انحلوا عقد المعضلات بانامل الانظار والافهام منهم العلامة برهان الدين
صاحب كتاب انسان العيون وابو محمد صاحب سيرة الشامي والامام تقي الدين السبكي وجماعة
من توابعه والعلامة ابو زكريا يحيى بن يوسف الصرصري وشيخ الاسلام ابو نصر عبد
الوهاب والامام ابو زيد والعلامة عبد الله بن محمد المرغيني الحنفي والعلامة الحسن بن
ابراهيم المالكي والعلامة محمد بن ابي بكر الشافعي والعلامة محمد بن يحيى الحنبلي ومولانا عبد
الله السراج الحنفي ومولانا عثمان حسن الدمياطي الشافعي رحمهم الله تعالى وبعضهم
يوجبونه كما هو من عبارة الامام ابو زيد انتہی اور صفحہ ۲۶ میں فرماتے ہیں اما الوجه الثاني فان
القيام للتعظيم مشروع قد ثبت بالسنة وكان ذلك داب رسول الله صلى الله عليه وسلم
واصحابه والسلف الصالح رضي الله تعالى عنهم وهذا فرد منه فيكون مشروعا لا
محالة انتہی مولوی وکیل احمد صاحب کی عبارات سے چند امور ثابت ہوئے ایک یہ کہ قیام بوقت ذکر ولادت باسعادت
حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر وہابیہ ہی ہیں وہی اسکو ناجائز اور بدعت مذمومہ کہتے ہیں دوسرا
یہ کہ علماء اہلسنت خصوصاً محدثین رحمہم اللہ تعالے اسکی استحسان کے قائل ہیں بلکہ بعض محدثین تو اس قیام کو
واجب جانتے ہیں تیسرا یہ کہ یہ قیام افراد قیام تعظیمی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے پس بالضرور مشروع
اور مستحسن ہے پس مولوی صاحب کا ایسے قیام کو بدعت سیئہ کہنا اور اسکو قیام تعظیمی کی افراد سے خارج جاننا سراسر مطابق فرقہ وہابیہ
اور مخالف سنت وجماعت کے ہے اگر زیادہ کسی کو اس قیام کی تحقیق اور اسکے استحسان کے دلائل دیکھنا منظور ہو تو
اشباع الکلام وسیف الاسلام وحق الیقین وانوار ساطعہ وبوارق لامعہ وغیرہ کتب سنت وجماعت دیکھے انشاء اللہ

تعالے تمام شبہات وہابیہ کا استیصال ان کتب میں یادگار رہا حنفی مذہب اسکے ساتھ تو اگر ایسی ضد ہو کہ بہت
سے مسائل اس مذہب کے آپ نہیں مانتے اور انکا رد کتب شافعیہ سے نقل کرکے اسپر طرہ اپنے طرف سے انصاف کا لگاتے
ہیں اگر کوئی حنفی امام انکی رائے کے مخالف ہوتا ہے تو اوسکی غالب انہیں طرح طرح کی بے ادبیں کرتے ہیں تھوڑی سی
بے ادبیاں جو مولوی صاحب نے غیر مقلدوں کے موافق ہو کر علماء حنفیہ کے خدمات بابرکات میں کی ہیں ہم بیان کرتے ہیں
منجملہ اونکے اول یہہ کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ جنکی روایت پر تمام حنفی مذہب کا دار و مدار ہے اور جنکی شاگردی سے
امام شافعی رح اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما مباہی اور مفتخر تھے اور بہت سی انکی تعریفاں و دا ماموں وغیرہ نے کی ہے
انکی شان عالی میں یہہ حضرت موطا کے حاشیہ میں لکھتے ہیں ہُمْ رِجَالٌ وَنَحْنُ رِجَالٌ صاحب ہذا الکتاب یعنی امام محمد
ایک اور ہم صاحب کتاب کا ہے افسوس امام محمد کی طرف یہہ بزرگ چھوٹا منہ بڑی بات وہمکی نسبت کریں تقلید
متاخرین جنکو طفل مکتب ہونیکی بھی لیاقت امام محمد کی نسبت نہیں کہاں امام محمد کہاں یہ عصائے فرصہ
نسبت خاک را با عالم پاک حقیقت میں وہ وہم حضرت مولوی صاحب کا ہی ہے امام محمد کی شان اس سے بری ہے
دوسری بے ادبی امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں فوائد بہیہ کے حاشیہ کی صفحہ ۱۰ میں فرماتے ہیں قد
سلک فیہ مسلک الانصاف وتجنب عن طریق الاعتساف الا فی بعض المواضع قد عدل
النظر فیہا عن التحقیق وسلک مسلک الجدل والخلاف غیر الانیق انتہی یعنی امام طحاوی شرح
معانی الآثار میں انصاف کا رستہ چلے ہیں مگر بعض جگہہ تحقیق کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور جدل و خلاف غیر لایق
اختیار کیا ہے یہہ کہنا بالکل باطل ہے آجتک کسی حنفی نے انکی شان میں ایسا نہیں کہا اور کیسا کہتا حالانکہ وہ ایسے
شخص ہیں کہ انکے بعد سے حنفیہ میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوا اور مسائل حنفیہ کو اسقدر انصاف کے ساتھ ثابت
کیا ہے کہ کسی شخص کو دم مارنے کی طاقت نہیں ہے اور شرح معانی الآثار آپنے ایسی ایک کتاب لکھی ہے کہ حنفی مذہب تو
درکنار باقی تین مذہب میں بھی ایسی کتاب کسی نے نہیں لکھی ہاں البتہ امام طحاوی نے امام کے پیچھے قرأۃ نہ پڑھنا اور
رفع یدین نکرنا اور آمین جہر نہ کہنا وغیرہ مسائل حنفیہ کو بہت زور سے ثابت کیا ہے اور انکے خلاف کے دلایل کو
اچھی طرح توڑ دیا ہے جو مولوی صاحب کے مذہب کے مخالف ہے کیونکہ یہہ حضرت ان مسائل میں حنفیہ علیہم کے مخالف ہیں
انکے خلاف کے دلایل کو کتب شافعیہ سے نقل کرکے اسکا نام انصاف رکھتے ہیں اگر یہہ امام طحاوی سے بزعم مولوی
صاحب بے انصافی ہوئے ہے تو ہوئے ہو مگر حنفیہ کے نزدیک یہہ عین انصاف ہے اسیطرح ان حضرت نے

امام ابن ہمام اور امام عینی کی شان میں بھی گستاخیاں کی ہیں اور انکی طرف تعصب کے نسبت کی ہے افسوس علمائے متعصبین غیر
کی حالت میں تو مولوی صاحب طرح طرح کی گستاخیوں سے پیش آویں کیونکہ صاحب ہم کو بکو بے انصاف بیکو
متعصب تحریر فرماویں مگر فرقہ محدثہ وہابیہ کے پیشوا ابن تیمیہ ہیں کو اپنا پیشوا جانکر انکے اور انکے کتب مردودہ کی اسقدر
تعریف لکھیں کہ انکا عشر عشیر بھی مقلدین حنفیہ کے حالات میں نہ لکھیں چنانچہ فوائد بہیہ کے حاشیہ میں ابن تیمیہ کے
حق میں فرماتے ہیں تفقه وتمهر وتقدم وصنف ودرس وافتى وفاق الاقران وصار عجباً فى
سرعة الاستحضار وقوة الجنان والتوسع فى المنقول والمعقول والاطلاع على مذاهب السلف
والخلف ایسے الفاظ مبالغہ کے انکی تعریف میں نقل کرکے انکی کتاب منہاج السنۃ کی تعریف تحریر کرتے ہیں قد
طالعت من تصانيفه الفتاوى الحموية والواسطية وغيرهما من رسائله ومنهاج السنة
وهو اجل تصانيفه رد فيه على منهاج الكرامة للحلى الشيعى لم يصنف فى بابه مثله لا قبله
ولا بعده یعنی وہ ابن تیمیہ بہت بڑا فقیہ اور ماہر اور مصنف اور مفتی تھا اور تمام اپنے زمانہ کے علماء پر فوقیت لیگیا
تھا اور استحضار اسکو حفظ تھا اور توسع بیچ منقول اور معقول کے اور خبر اور مذاہب متقدمین اور متاخرین
کے تھی کہ وہ اعجوبہ ہو گیا تھا اور کتاب منہاج السنۃ اوسنے ایسی کتاب لکھی ہے کہ اوسکے جیسی نہ پہلے اس سے کوئی
نہ اوسکے لکھی ہے اور نہ بعد اوسکے حالانکہ مولوی صاحب کا سراسر لغو اور باطل ہے اسوجہ سے کہ یہ وہ کتاب ہے کہ اسمیں
بہت سی احادیث صحیحہ کو اوسنے موضوع بنا دیا ہے اور بہت سے عقائد فاسدہ اپنے موافق مخترع کے درج کیا ہے
شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی رسالہ مکاتیب میں فرماتے ہیں کلام ابن تیمیہ فی منهاج السنة
وغيره من الكتب موحش جداً فى بعض المواضع لاسيما فى تفريط حق اهل البيت وفى منع
زيارة النبى صلى الله عليه وسلم وفى انكار الغوث والقطب والابدال وتحقير الصوفية و
امثال ذلك وهذه المواضع منقولة موجودة عندى وقد تصدى لرد كلامه فى زمانه
جماعة علماء الشام والعرب ومصر ثم ان ابن القيم تلميذه الرشيد قد بالغ فى توجيه
كلامه لكن لم يقبله العلماء حتى ان المخدوم معين الدين السندى اطال رسالة فى رده
انتہی پس ایسے شخص کی کتاب کی ایسی تعریف کرنا کہ نہ اوسکے جیسی اول تصنیف ہوئی ہے اور نہ بعد اوسکے مصنف
کی تعریف میں اسقدر مبالغہ نقل کرنا اور انکی مخالفین سنت وجماعت کے اقوال اوسکے حق میں ذکر کرنا اور

اسکے عقائد فاسدہ کا رد نہ بیان کرنا اور اسی کتاب پسند کا منہ ابن حجر مکی کو جسسے یہہ مبالغہ نقل کیا ہے اسمین بھی
اسکے عقائد باطلہ کا رد موجود ہے اور وہ ان عقائد کے باعث قید ہوا اور قید ہی مین مرگیا اور اسکی کتاب منہاج السنۃ
کے حق مین اسی کتاب مین ابن حجر نے لکھا ہی کہ بہت سے احادیث صحیحہ کو اسمین اسنے موضوع بنلایا ہے ان سب باتونکو نہ ذکر کرنا
اور صرف اسکی تعریفات سے نقل کر دینا یہہ صریح اسپر دال ہی کہ مولوی صاحب کا امام لیڈر جیسا ہی ہی جسکی کہ مولوی
صاحب اسکی مخالفین سنت وجماعت کو کہ جو اسکے عقائد فاسدہ کا اظہار اپنے تصانیف مین کرتے مین اور اسکے
اقوال کو بسبب اسکے بدعتی ہونیکے قبول نہین کرتے ہین ناصرین نظر تحریر فرماتے ہین جیسا کہ انکے کلام مبرور کے
صفحہ ۳ مین ہے اور منظر اسکے اکثر ناصرین نظر ابن تیمیہ پر تشنیع بلیغ کرتے ہین اور اسکے قول کو رد کیا مین الغرض مجھے بھی
چند عبارات اجلہ محدثین کی جو انکی جلالت شان پر دال ہین نقل کیجاتی ہین الخ حالانکہ یہہ لکھنا مولوی صاحب کا سراسر
لغو ہے اسوجہ سے کہ ابن تیمیہ کے زمانہ مین بھی اجلہ اہل سنت وجماعت اسکو بدعتی جانکر اسکی برائی اور مذمت اور اسکے عقائد
فاسدہ کے رد کا اظہار کرتے چلے آئے ہین واسطے حفظ دین متین کے ابن حجر مکی جوہر منظم مین رقم فرماتے ہین قلت
من ہو ابن تیمیہ حتی ینظر الیہ او یعول فی شیء من امور الدین ولقد تصدی شیخ الاسلام
عالم الانام المجمع علی جلالتہ واجتہادہ وصلاحہ وورعہ وامامتہ التقی السبکی قدس اللہ
روحہ ونور ضریحہ للرد علیہ فی تصنیف مستقل الخ اور بعد چند عقائد فاسدہ اسکے ذکر کرکے
فرماتے ہین وما وقع من ابن تیمیۃ مما ذکر لیس بعجب فانہ سولت لہ نفسہ وہواہ وشیطانہ
انہ ضرب مع المجتہدین بسہم صائب وما دری المحروم انہ اتی باقبح المعائب اذ خالف
اجماعہم فی مسائل کثیرۃ وتدارک علی ائمتہم سیما الخلفاء الراشدین باعتراضات سخیفۃ
شہیرۃ حتی تجاوز الی الجناب الاقدس فنسب الیہ العظائم والکبائر من دعوی الجہۃ
والجسم وتضلیل من لم یعتقد ذلک من المتقدمین والمتاخرین حتی قام علیہ علماء عصرہ
والزموا السلطان بقتلہ او حبسہ او قہرہ فحبسہ الی ان مات وخمدت تلک البدع وزالت تلک
الظلمات انتہی مختصرا اور جناب مولانا مولوی عبد الحلیم صاحب رحمہ اللہ تعالی علیہ حل المعاقد مین ارشاد فرماتے ہین
کان تقی الدین ابن تیمیۃ حنبلیا لاکنہ تجاوز عن الحد وحاول اثبات ما ینافی عظمۃ الحق
تعالی وجلالہ فاثبت لہ الجہۃ والجسم ولہ ہفوات اخر کما یقول ان امیر المومنین سیدنا

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یحبہما الی ان امیر المومنین سیدنا علی ثم ما صح ایمانہ فانہ
امن فی حال صباہ وتفوہ فی حق اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا یتفوہ بہ المومن المحق
وقد ورد الاحادیث الصحاح فی مناقبہم فی الصحاح والعقد مجلس فی قلعۃ جبل بحضر العلماء
الاعلام والفقہاء العظام ورئیسہم کان قاضی القضاۃ زین الدین المالکی بحضر ابن تیمیہ
بنعد القیل والقال بہت ابن تیمیہ بحکم قاضی القضاۃ بحبسہ وکان ذلک سنۃ سبع مایۃ وخمس
من الہجرۃ ثم نودی بدمشق وغیرہ من کان علی عقیدۃ ابن تیمیہ حل مالہ ودمہ کذا فی مرآۃ الجنان
الامام ابی عبد اللہ الیافعی ثم تاب تخلص من السجن سنۃ سبع مایۃ وسبع من الہجرۃ وقال انی
اشعری ثم نکث عہدہ واظہر مکنونہ ومصونہ فحبس حبسا شدیدا مرۃ ثانیۃ ثم تاب وتخلص من
السجن واقام فی الشام ولہ ہناک واقعات کتبت فی کتب التواریخ وردا قاویلہ وبین احوالہ الشیخ
ابن حجر فی المجلد الاول من الدرر الکامنۃ والذہبی فی تاریخہ وغیرہما من المحققین انتہی حاصل
مضمون عبارت الکتاب یہ ہے جو مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری نے صیانۃ الایمان میں فرمایا ہے جاننا چاہیے کہ بادی
اول اس مذہب فرقہ وہابیہ کا ابن تیمیہ حنبلی ہے کہ اوسنے بنظر ضلال واضلال کے بہتیرا امور دین میں پیدا کئے خدا
کیلئے جہت وجسمیت ثابت کی سفر زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حرام بنایا حضرت علی وفاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کو مرتکب معصیت مگر قابل بخشش الٰہی ٹھہرایا چنانچہ بعض معتقدات فاسدہ خاص اسکے ہاتھ کے لکھے ہوئے بذریعہ
عبد الرحمٰن عنبری حنبلی کے اسکے تابعین سے تھا دیار مصر میں پہنچے قاضی شمس الدین بن عدنان کی نظر سے گذرے وہ انکا
کاغذات معتقدات کو قاضی القضاۃ زین الدین مالکی کے ملاحظہ میں لائے الغرض علماء مصر نے بغور تمام اوس تحریر
ملاحظہ فرمایا بلحاظ انقطاع وانسداد فتنہ کے بادشاہ وقت کو بھیجا یا ہی ابن تیمیہ کو حکم احضار ہوا اور ظہر وار عصر کے ایک
مجلس میں بمجمع قضاۃ اخیار وعلماء ابرار وجمیع اکثر اشخاص واعیان ملک کے شہادت سے ثابت ہوا کہ یہ ابن تیمیہ
کے ہاتھ کی تحریر ہے اور اسکی رای بھی یہی تقریر ہے ابن تیمیہ جواب شافی نہ دے سکا اگرچہ معترف بعجز وقصور ہوا قاضی القضاۃ
موصوف نے اسکے حبس کا حکم فرمایا الغرض ۷۰۵ ہجری میں قلعہ جبل میں بقید شدید محبوس ہوا پہلے رواج ضلالات سے
محض مایوس ہوا پھر فرمان منشور سلطانی دمشق وبلاد شام کو صادر ہوا کہ ابن تیمیہ شقی ازلی وفاسد العقیدہ ہے
ہمارے زمان میں مانند ہوا ہے کہ کوئی اس بدعتی کا پیرو نہ ہووے برخلاف اقوال ائمہ مجتہدین کے عمل نہ کرے جو شخص

اس حکم کے خلاف کریگا وہ قتل کیا جائیگا المختصر اگرچہ ابن تیمیہ نے اجرائے مذہب باطلہ میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا لیکن
توجہ سلطانی و جد و جہد علمائے اعلام نے اسکی بنا کی تدابیر کو یکسر توڑا انتہی مختصراً ان عبارات سے چند امور ثابت ہوئے
ہیں اول یہہ کہ اسکے کئی عقاید فاسدہ ہیں منجملہ انکے یہہ کہ اسنے اللہ جل شانہ کیلیے جہت فوق و جسم ثابت کیا ہے
اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مال کا دوست بتایا ہے اور حضرت علیؓ کے حالات میں لکھا ہے کہ آپکا ایمان بھی صحیح نہیں
ہوا ہے اور باقی اہلبیت نبوی کی شان میں بھی ویسا ہی گستاخی فحش آمیز کی ہے کہ کوئی کلمہ گو مسلمان ایسا نہ کہیگا دوسرا امر یہہ
ہے کہ ابن تیمیہ کے زمانہ سے لیکر آجتک سنت جماعت اسکے ان عقاید فاسدہ کا رد کرتے چلے آئے ہیں اور کسی ایک عالم سنت
جماعت نے اسکے عقاید فاسدہ سے ایک عقیدہ کو بھی نہیں قبول کیا ہے بلکہ اسکے ان عقاید باطلہ کے سبب سے اسکے ہمعصر جو علماء
سنت و جماعت موجود تھے انھوں نے اسکو قید کردیا اور اسکے اتباع کیواسطے ایسا حکم جاری فرمایا کہ جو کوئی اسکے کسی
عقیدہ فاسدہ کو حق جانیگا اور صحیح مانیگا تو اسکو قتل کیا جائیگا اور اسکا مال لوٹ لیا جائیگا تیسرا امر یہہ کہ جناب
مولانا مولوی عبد الحلیم صاحب کے قول سے معلوم ہوا کہ ابن حجرؒ نے جہاں درر کامنہ میں ابن تیمیہ کا احوال لکھا ہے وہاں
اسکے عقاید فاسدہ کو ذکر کر کے انکار در پاسخ وجوہ کیا ہے اور اسکا غبی ہونا علامہ مذکور نے اچھی طرح ظاہر فرمایا اسیطرح
دوسرے علمانے بھی اسکے عقاید باطلہ کو اپنے کتب میں مردود کیا ہے اور اسکو ان عقاید کے باعث سنت و جماعت سے خارج
فرمایا ہے چوتھا یہہ کہ مولوی وکیل احمد صاحب کے قول سے ثابت ہوا کہ فرقہ محدثہ وہابیہ کے مذہب باطل کا منشا اور اسکا موجد
اور بانی یہی غبی ہے اور اسی نے یہہ مذہب فاسد نکالا ہے اور وہی اسکا رواج دینے والا ہے ایسے غبی کو خواہ مخواہ سنت
و جماعت میں داخل کرنا اور اسکا طرفدار ہو کر علماء سنت و جماعت خصوص صاحب والد ماجد کو ناصر ظہر بنانا اور انکی
عالی خدمت میں گستاخی سے پیش آنا سو اسکے کہ وہ مولوی صاحب کا امام اور پیشوا ہے دوسرا کیا متصور ہے یعنی جس
شخص کے عقاید اور مسائل فرعی ارجعہ اسپ خصوص صاحب حنفی مذہب کے مخالف ہوں اور ائمہ حنفیہ کے شان میں طرح
طرح کی گستاخیاں کرے وہ حنفی کیسا ہو البتہ حنفیہ علیہ کے خدمات عالیات میں عرض ہے کہ مولوی صاحب کے اقوال کو
بھی ایسا ہی جانے جیسا ہمارے علماء حنفیہ متقدمین اہل ہوائے سابقین کے اقوال کو جانتے تھے اور انکے عقاید مخالف
کو نہیں مانتے تھے جیسا کہ علماء محققین سابقین نے زمخشری صاحب کشاف کے حق میں فرمایا ہے هو حنفي الفروع
معتزلي الاصول له دسائس خفيت على اكثر الناس فلاجرم بعض فقهاء ما تلمطالعة تفسيره لما
فيه من سوء تعبيره في تاويله و تغيره انتهى اگر وہ حضرت مولوی عبد الحی صاحب کا زمانہ پاتے تو اس سے بڑھ کر انکے حق میں فرماتے

تنبیہ واضح ہو کہ یہہ جو کچھ بعض عقائد فاسدہ و مسائل کاسدۂ مولوی عبدالحی صاحب کا اظہار کر کے اسکا قدرے مختصر رد
کیا ہے تو یہہ خالصاً لوجہ اللہ واسطے حفظ عقائد عوام اہل اسلام کے لکھا ہے کیونکہ بعض حضرات کو یہہ یقین ہے کہ مولوی
صاحب کا کوئی عقیدہ اور مسئلہ مخالف سنت و جماعت کے نہیں ہے چونکہ یہہ گمان ان حضرات کا عوام کی خرابی عقائد
کا باعث تھا اسلئے یہہ چند عقائد اور مسائل مخالف سنت و جماعت کے انکے لکھے گئے ہیں متبعین مولوی صاحب کو
اس سے رنج اور غصہ نہونا چاہئے کیونکہ یہہ طریقہ سنت و جماعت کا قدیم سے چلا آتا ہے کہ جو شخص جمہور کے مخالف ہو کر نئے
طریق پر چلا تو اسکا رد سنت و جماعت نے کیا ہے ملاحظہ فرمائے کہ جب شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ نے مخالف جمہور کی شق
القمر کے معجزہ ہونیسے انکار کیا انکے رد میں جناب مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب والد ماجد مولوی عبدالحی صاحب
نے رسالہ نظم و در لکھا باوجودیکہ مولانا صاحب مرحوم کا سلسلہ تلمذ دینی بھی شاہ صاحب تک پہنچتا ہے مگر انھوں نے
اسکا بھی خیال نفرمایا اور جمہور کے اتباع کو اسپر مقدم جانکر کیسا زور و شور سے شاہ صاحب کے قول کو رد کیا ہے پس
متبعین مولوی صاحب کو چاہئے کہ جمہور کی اتباع مقدم جانے اور مولوی صاحب کی محبت کو اسمین دخل
ندیں اگر اسپر بھی کسی وکیل کو ناگوار گذرے اور مولوی صاحب کی محبت اسکو ناچار کرے اور انکی طرف
سے سنت و جماعت کے مقابلہ میں قلم اٹھاوے تو اسکو چند باتوں کا لحاظ ضرور چاہئے اول یہہ کہ جب ان
مولوی صاحب کے عقاید اور مسایل کی مخالفت سنت و جماعت سابقین خصوصاً انکے والد ماجد مولانا مولوی
عبدالحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کتب سے ظاہر کر دی ہے اسکو بھی چاہئے کہ ان لوگوں کے اقوال پیش کرے
دوسری یہہ کہ مولوی صاحب کا اجتہاد ہمپر حجت نہیں پس اگر انکے اقوال مردودہ انکی تصنیفات سے
پیش کریگا تو وہ غیر مقبول ہونگے ان باتوں کا جو وکیل لحاظ کرے مولوی صاحب کی وکالت کریگا تو
اسکی طرف التفات کیا جائیگا ورنہ وہ وکالت قابل اصغا نہوگی

حررہ العبد المفتقر الی رحمۃ اللہ
الاحد عبدالرحیم احمد
المعروف بامین حفظہما اللہ رب العلمین عن شر الحسد این

در بندر بمبئی طبع شد